بسم اللہ الرحمن الرحیم

(220)

سلسلۂ

خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

دورِ پُر فتن اور مسلمان

حافظ محمد ابراہیم عمری

من جانب

جماعت اسلامی ہند

دورِ پرفتن اور مسلمان

موجودہ دور بڑا پُر آشوب دور ہے۔ ہر طرف فتنہ وفساد، قتل وغارت گری اور دہشت ووحشت کی فضا عام ہے۔خواہشات ونفس پرستی، حرص وہوس اوراس عارضی دنیا کے حصول میں انسانوں کی مقابلہ آرائی اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ایک طرف مسلمان اپنی نجی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جارہا ہے ،فکرِ آخرت سے دل خالی ہوتے جارہے ہیں،عبادتوں میں خلوص وللّٰہیت ،خوف وخشیت اور خشوع وخضوع کی وہ کیفیت کم ہوتے جارہی ہے جس کا اسلام مطالبہ کرتا ہے تو دوسری طرف آج ساری دنیا سلام اور مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنائے ہوے ہے۔

ہر جگہ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے۔ ہماری اس حالت کو دیکھ کر وہ حدیث یاد آتی ہے،جس میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: **یوشک الامم أن تداعی علیکم کماتداعی الاکلة الی قصعتها.** ''ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ ساری اقوام تم پر اسی طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح بھوکے دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: ومن قلة نحن یومئذ ؟ کیا اس وقت ہم مسلمانوں کی تعداد کم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں! تمہاری تعداد تو زیادہ ہوگی مگر تمہاری حیثیت اس وقت سمندر کی جھاگ کے برابر ہوگی۔اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ''وھن'' لگ جائے گا۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یہ ''وھن'' کیا چیز ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: **حب الدنیا وکراهیة الموت.** '' دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''۔(ابوداؤد:باب فی تداعی الأمم علی الاِسلام)

رسول اکرم ﷺ نے وحی کی روشنی میں اپنی امت کو مستقبل میں پیش آنے والے حالات کے بارے میں خبر دی تھی،جیسا کہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: **قام فینا رسول الله ﷺ قائما، فما ترک شیئا یکون فی مقامه ذالک الیٰ قیام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه ونسیه من نسیه.** (ابوداؤد:باب ذکر الفتن ودلائلها)''رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ ہمارے درمیان خطبہ دینے

کے لیے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک پیش آنے والے سارے حادثات کی آپ نے خبر دی، یاد رکھنے والوں نے اس کو یاد رکھا اور بھولنے والے اس کو بھول گئے"۔

آپ ﷺ نے جن عبرتناک واقعات کی خبر دی تھی آج ان کا ظہور بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو متنبہ فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں فتنے وفسادات کثرت سے ہوں گے، بدکاریاں عام ہوں گی اور بداعمالیاں امت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔ حضرت عمرؓ نے ان فتنوں کے بارے میں فرمایا: التی تموج کموج البحر ۔ (مسلم: کتاب الفتن) "فتنے سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے رہیں گے"۔

رسول اکرم ﷺ نے مختلف مواقع پر قیامت کی چھوٹی بڑی بہت سی علامتوں کا ذکر فرمایا ہے، جن میں سے چند احادیث یہ ہیں:

۱۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **یتقارب الزمان وینقص العمل ویلقی الشح ویکثر الھرج** (بخاری: باب حسن الخلق والسخاء ومایکرہ من البخل ...) "زمانہ تیزی سے گزرنے لگے گا، عمل ناپید ہوتا جائے گا، انسان حرص وہوس میں مبتلا ہوگا اور قتل وغارتگری عام ہوگی۔

۲۔ حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: **سیأتی علی الناس سنوات خدّات یصدق فیھا الکاذب ویکذب فیھا الصادق یؤتمن فیھا الخائن ویخوّن فیھا الأمین وینطق فیھا الرویضبة** (ابن ماجہ: کتاب الفتن) "لوگوں پر ایسا سنگین دور بھی آئے گا کہ جھوٹوں کی تصدیق جائے گی اور سچوں کو جھٹلایا جائے گا، خیانت کرنے والوں کو امانت دار اور امانت داروں کو خائن سمجھا جائے گا اور معمولی حیثیت کے لوگ بڑی بڑی باتیں کرنے لگیں گے"۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں اگر ان سے تمہیں آزمایا جائے (تو اللہ ہی تمہارا محافظ ہے) میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ان سے بچائے (پانچویں چیز آپ نے یہ بیان فرمائی) **ولم ینقضوا عھداللہ وعھد رسولہ اِلا سلط اللہ علیھم عدوا من غیرھم فأخذوا بعض مافی أیدیھم ومالم تحکم أئمتھم بکتاب اللہ وتخیروا مماأنزل اللہ اِلا جعل اللہ بأسھم بینھم** (ابن ماجہ: کتاب الفتن) "جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے

احکام کی خلاف ورزی کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کر دے گا، وہ ان کی املاک اور جائیداد پر ناجائز قبضہ کرلیں گے اور جب علماء اور حکمراں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرنے کی بجائے اپنی پسند کے مطابق آیات قرآنی کا انتخاب کرنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان شدید اختلاف پیدا کر دے گا''۔

۴۔حضرت زینبؓ بنتِ جحش کہتی ہیں''**خرج رسول الله يوما فزعا محمرا وجهه يقول لاالٰه الاالله ،ويل للعرب من شرقد اقترب فتح اليوم من درم يأجوج ومأجوج مثل هذه ،وحلق بأصبعيه الابهام والتي تليها،قالت فقلت ،أنهلك وفينا الصالحون. قال نعم،اذاكثر الخبث** ۔(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة) ''رسول اکرم ﷺ ایک دن باہر نکلے، آپ گھبرائے ہوئے تھے، چہرہ سرخ تھا، آپ ﷺ فرمارہے تھے'' لاالٰه الاالله ''عربوں کی بربادی کا وقت قریب آچکا ہے۔آپ نے دوانگلیوں (انگھوٹھے اوشہادت کی انگلی) سے حلقہ بنا کر فرمایا کہ یاجوج اور ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ۔حضرت زینبؓ نے پوچھا: ہمارے درمیان نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہمیں ہلاک کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگر برائیاں زیادہ ہوجائیں تو ہلاکت لازمی ہے''۔اسی لیے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا: وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَاصَّةً۔ (الانفال:۲۵)''اس آزمائش اور فتنہ سے بچو، جو تم میں سے صرف مجرموں کے ساتھ مخصوص نہیں ہوگا۔''

فتنوں کے وقت انسان کی حالت:

ان فتنوں کو دیکھ کر عقل مندوں کی عقل بھی جواب دے جائے گی۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمرة (**ترمذی**:باب الصابر على دينه. . .)''اس وقت دین پر قائم رہنا آگ کے شعلے کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے سے زیادہ مشکل ہوجائے گا''۔حالات اتنے سنگین ہوں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **العباده فى الهرج كالهجرة اِلىّ.** (ترمذی:باب الهرج و العبادة فيه)''ایسے فتنوں کے موقع پر عبادت کرنا (اجروثواب کے اعتبار سے)میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے''۔مصائب ومشکلات سے پریشان ہوکر آدمی قبر کے پاس کھڑے ہوکر کہے گا:**ياليتني كنت مكان صاحب هذاالقبر** ۔(ابن ماجہ:کتاب الفتن)''اے کاش

!اس کی بجائے میں اس قبر میں مدفون ہوتا!''۔اس وقت دین نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔کمزوردل انسان ان فتنوں سے گھبرا کر اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:**یصبح الرجل مئومنا ویمسی کافرا ویمسی مئومنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا**.(ترمذی:باب ستکون الفتن کقطع اللیل المظلم)''صبح کا مومن شام ہوتے ہوتے کفر کی زندگی اختیار کرلے گا اور جو شام کے وقت مومن ہوگا وہ صبح ہوتے ہوتے کفر کی زندگی اختیار کرلے گا۔دنیا کی حقیر پونجی کے بدلے اپنے دین کو بیچ دے گا''۔

ایسے ہی لوگ قیامت کے دن جب رسول اکرم ﷺ کے ہاتھوں حوض کوثر پر پانی پینے کے لیے آئیں گے تو پیچھے سے فرشتے ان کو گرفتار کرلیں گے اور رسول ﷺ سے کہیں گے:**لاتدری مشوا علی القهقری**۔(بخاری:باب ماجاء فی قول الله :واتقوا...)آپ نہیں جانتے،یہ لوگ آپ کے بعد دین کو ترک کر چکے تھے''۔

اسی دورِ پُرفتن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:**حتی یصیر الناس الی فسطاطین.فسطاط اِیمان لانفاق منه وفسطاط نفاق لا اِیمان فیه فاِذاکان ذاکم فانتظروا الدجال من یومه أومن غده**۔(ابوداؤد:باب ذکرالفتن ودلائلها)''اس وقت لوگ دو جماعتوں میں منقسم ہو جائیں گے،ایک جماعت ان مومنین کی ہوگی جن کی زندگی نفاق کی آلودگیوں سے پاک ہوگی۔دوسری جماعت ان منافقین کی ہوگی جن کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔جب مسلمان اس حالت کو پہنچ جائیں تو اسی دن یا دوسرے دن خروج دجال کا انتظار کرو''۔

ان احادیث کی روشنی میں ہم موجودہ دور کا جائزہ لیں اور غور کریں کہ کیا یہ احادیث ہمارے اس دور پر صادق نہیں آتیں؟اگر صادق آتی ہیں تو ہمیں سوچنا ہوگا کہ ان حالات میں ایک مسلمان کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟اور ان مصائب ومشکلات سے نجات کیسے حاصل کی جائے؟اس سلسلے میں قرآن وحدیث میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

ا۔سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ایک مومن کو اس بات پر یقین کامل ہو کہ دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے ،وہ رب العالمین کی مشیت اور ارادہ سے ہورہا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِي**

ظُلُمَاتِ الأَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔'' اوراسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے۔اورکوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں''۔

۲۔اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہوے بری تقدیر پر صبر کیا جائے۔حضرت زبیر بن عدیؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالکؓ سے حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا:**اصبروا فإنه لایأتی علیکم زمان اِلاوالذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم سمعته من نبیکم** ۔(بخاری: کتاب الفتن)''صبر سے کام لو کیوں کہ اس کے بعد تم پر جو بھی زمانہ آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملوگے۔یہ بات میں نے تمہارے نبی سے سنی ہے۔''

جذبات میں آ کر ایسا کوئی کام نہ کیا جائے جو فائدے کی بجائے الٹے نقصان کا باعث بنے۔حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:**لاینبغی للمؤمن أن یذل نفسه . قالوا: وکیف یذل نفسه . قال :یتعرض من البلاء لمالایطیقه** ۔(ابن ماجہ: کتاب الفتن)''کسی مومن کے لیے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے مصائب کا سامنا کرنے کی کوشش کرے گا جن کو برداشت کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا''۔

۳۔ان فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کی جائے ۔اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:**اللھم اِنی أعوذبک من غلبة الدین وغلبة العدو وشماتة الأعداء** ۔(نساء: الاِستعاذة من غلبة العدو)''اے اللہ! میں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبے سے اور مخالفین کی طعن و تشنیع سے تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

۴۔فتنوں کے وقت اپنی زبان کو بھی قابو میں رکھا جائے ۔رسول اکرم ﷺ نے ایک صحابی کو یہ نصیحت فرمائی:**أمسک علیک لسانک** ۔(ترمذی: باب حفظ اللسان)''ایسے موقعوں پر اپنی زبان کو قابو میں رکھو''۔

۵۔ بلاتحقیق کوئی خبر نہ پھیلائی جائے بلکہ اس کی تحقیق وتفتیش کرلی جائے۔ اچھی خبروں کو پھیلانے سے انسان خوش فہمی اور بری خبروں کو پھیلانے سے خوف وہراس اور بزدلی کا شکار ہوجاتا ہے، دونوں صورتیں اس کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں، اسی لیے اسے فعل مذموم قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا: وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۔(النساء:۸۳) ''اور جب ان لوگوں کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر پہنچ جاتی ہے تو یہ (فوراً) اسے لوگوں میں پھیلانے لگتے ہیں۔ اگر یہ اسے (لوگوں میں پھیلانے کی بجائے) اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جو ان میں حکم واختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو (علم ونظر والے) بات کی تہ تک پہنچنے والے ہیں، وہ اس کی حقیقت معلوم کرلیتے (اور عوام میں تشویش نہ پھیلتی)''۔

۶۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دی جائے: یہ ہم پر آج جو زیادتیاں ہو رہی ہیں، ان میں خود ہماری بداعمالیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ ۔(الشوریٰ:۳۰) ''اور جو بھی مصیبتیں تم کو پہنچ رہی ہیں، وہ تمہارے ہی اعمالِ بد کا نتیجہ ہیں''۔

قرآن مجید نے اس صورت حال کا حل یہ بتایا ہے: وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا (آل عمران:۱۲۰) ''اگر تم صبر سے کام لو اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کرو تو تمہارے مخالفین کی مکاری تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی''۔

سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔(المائدہ:۱۰۵) ''مسلمانو! یاد رکھو، تم پر فقط تمہارے نفسوں کی ذمہ داری ہے، اگر تم سیدھے راستے پر قائم رہو تو گمراہ لوگ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے''۔

۷۔ اسلام کی حقیقت کو واضح کی جائے: رسول اکرم ﷺ نے قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بتائی ہے: اِن الناس اِذا رأو المنکر لایغیرونہ أوشک أن یعمھم اللہ بعقابہ۔(ابن ماجہ: کتاب الفتن) ''جب لوگ برائیوں کو دیکھ کر اس کی اصلاح کی کوشش نہ کریں تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان پر اپنے عذاب کو عام کردے''۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: بدأ الاسلام غریبا وسیعود کمابدأفطوبی للغرباء ،قالوا :من هم یارسول الله!قال :الذین یصلحون اِذافسدالناس ۔(السلسلة الصحیحة:۱۲۷۳)''اسلام کا آغاز کس مپرسی کی حالت میں ہوااور ایک دن پھر وہ اپنی پرانی حالت پر لوٹ آئے گا''۔''غرباء'' کے لیے خوش خبری ہے۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا:''غرباء'' سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو فتنہ وفساد کے وقت بھی لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں اسلام سے مسلمانوں کی اسلام سے دوری اور دشمنانِ اسلام کے غلط پروپیگنڈے نے اسلام کے چہرے کو بدنما بنا دیا ہے۔مخالفین ومعاندین کی اکثریت اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔(الروم:۳۰)''یہ مضبوط دین ہے،لیکن اکثر لوگ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں''۔

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوے اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔جب اسلام کا صحیح تعارف عام ہوگا تو غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی،نیز اسلام اور مسلمانوں کے سلسلے میں برادرانِ وطن کے دلوں میں نرمی پیدا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اِس دورِ پُرفتن میں ہمارے ایمان کو سلامت رکھے اور کتاب وسنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

❁ ❁ ❁

رابطہ کے ذرایع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org